نظام الملک طوسی
ایسا عظیم دانا مدبر اور منتظم وزیراعظم
جس کو ہر دور میں یاد کیا جائے گا
نورین خان
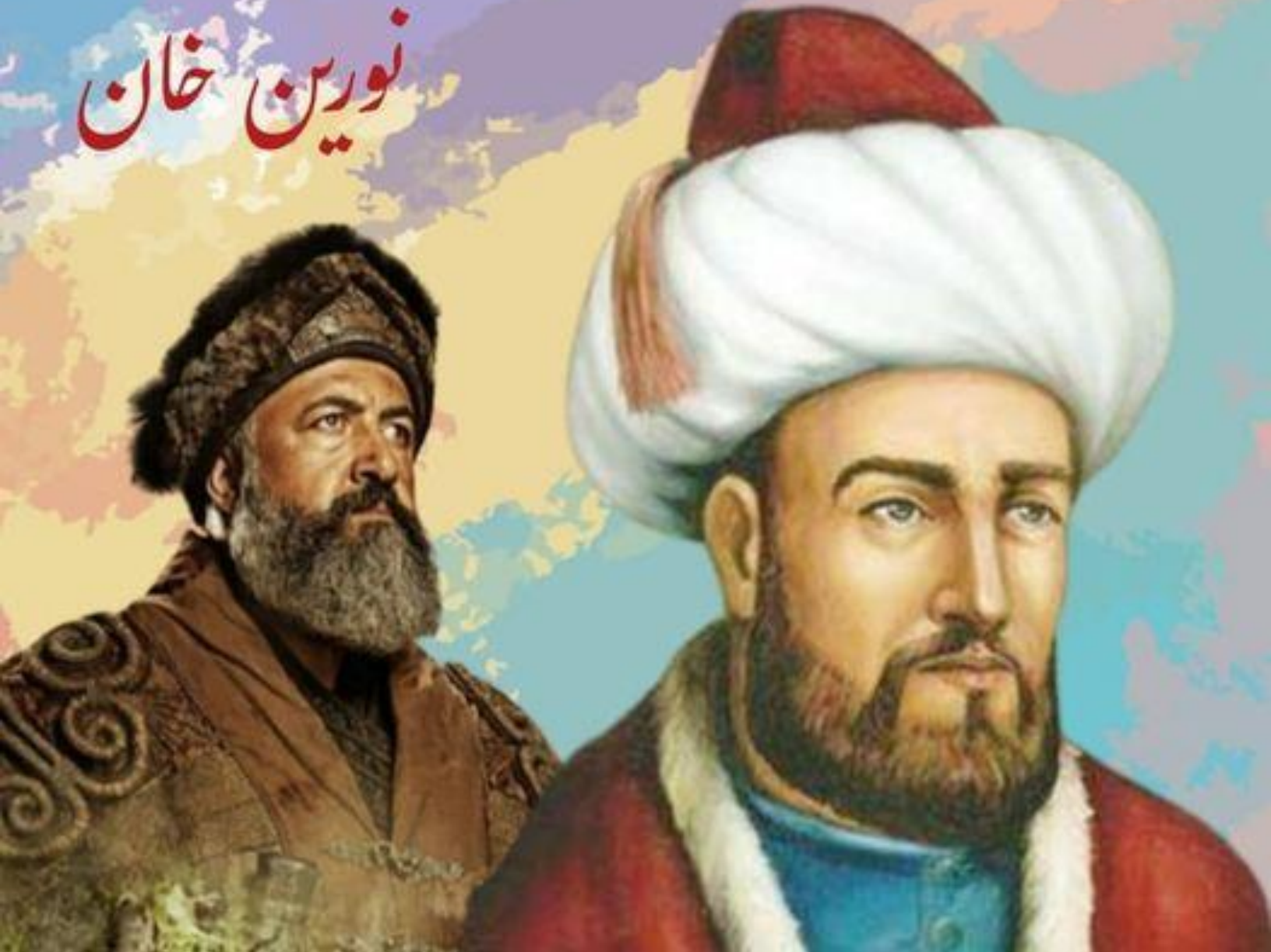
نظام الملک طوسی

تحریر

نورین خان

نظام الملک طوسی

جس طرح ہارون الرشید کا دور برامکہ کے تذکرے کے بغیر نامکمل ہے اسی طرح سلجوقیوں کا عہد نظام الملک طوسی کے ذکر کے بغیر ادھورا ہے۔نظام الملک کا اصل نام حسن بن علی اور لقب نظام الملک تھا۔وہ طوس کے ایک زمیندار علی کا بیٹا تھا۔408ھ میں پیدا ہوا اور بچپن سے ہی بہت ذہین اور کئی خوبیوں کا مالک تھا۔اپنی ذہانت سے انتہائی کم عمری میں کئی علوم پر عبور حاصل کیا۔سلجوقی عہد میں وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہوا۔اس عہد کے تمام کارنامے نظام الملک کے تیس سالہ دور وزارت کے مرہون منت ہیں۔یہ عہد سلجوقیوں کا درخشاں عہد کہلاتا ہے۔الپ ارسلان جو ایک مجاہدانہ صفت رکھنے والا بادشاہ تھا نے اپنے کمسن بیٹے ملک شاہ کو نظام الملک کے سپرد کر دیا تاکہ وہ اس کی تربیت کرے اور عصری علوم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حکومت کرنے کے ڈھنگ بھی سکھائے۔انہی دنوں گرجستان کی مہم پیش آئی جس کے لیے فوج کو نظام الملک کی سربراہی میں بھیجا گیا۔

گرجستان والوں نے ہتھیار پھینک دئے اور مسلم فوج کی شرائط پر صلح کرلی۔جارجیا کے بادشاہ بقراط کی بھتیجی ہیلینا جو ایک حسین و دلکش دوشیزہ تھی مگر راہبانہ زندگی گزار رہی تھی۔خواجہ حسن نظام الملک اس سے شادی کرنے کا خواہش مند تھا مگر حالات کے برعکس اس شہزادی ہیلینا کو الپ ارسلان سے نکاح کے لیے مخصوص کر لیا گیا اور شرائط میں اس شرط کو بھی شامل کیا گیا جس پر مسیحی آبادی میں غم و غصہ پایا جانے لگا جبکہ دوسری طرف گرجستان کے اعلیٰ و شاہی خاندان کے نوجوان بھی شہزادی کے طالب تھے مگر اس کی راہبانہ زندگی کے پیش نظر اس سے مدعا بیان نہ کرسکتے تھے۔شہزادی کوالپ ارسلان کے نکاح میں دے دیا گیا۔کچھ عرصے بعد ایک گرجستانی شاعر جو الپ ارسلان کے دربار میں آیا ہوا تھا نے ایک قصیدہ موزوں کرکے گوش گزارنے کی اجازت طلب کی۔الپ ارسلان نے اجازت دے دی تو اس گرجستانی شاعر نے انتہائی واہیات انداز میں شہزادی ہیلینا اور نظام الملک طوسی کی کردار کشی کی جس کے بعد الپ ارسلان نے اس شرط پر شہزادی ہیلینا کو طلاق دے دی کہ نظام الملک

اس سے شادی کرے یا شہزادی گرجستان واپس چلی جائے مگر شہزادی نے واپس جانے سے اس بنا پر انکار کیا کہ اب میری وہاں پہلے والی عزت نہیں رہے گی اور یہ کہ وہ خود کو مسلمانوں میں محفوظ و مامون محسوس کرتی ہے لہذا اس نے نظام الملک سے شادی کرلی۔سلجوقی سلطان الپ ارسلان نے نظام الملک کی صلاحیتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے وزارت کا منصب اس کے سپرد کر دیا۔اس نے الپ ارسلان کے عہد میں ایسے جوہر دکھائے کہ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی ہزاروں شمعیں روشن ہوگئیں۔اس نے ملک کو گوشے گوشے میں مدارس کا جال بچھا دیا اور سب سے بڑا اور اہم مدرسہ بغداد کا مدرسہ نظامیہ تھا جس کی تعمیر پر بے پناہ روپیہ صرف کیا گیا۔اس کے علمی و ادبی کارناموں کی طویل فہرست کے ساتھ مذہبی اور دینی خدمات بھی بے شمار ہیں اور رفاہ عامہ کے کارنامے تاریخ پر انمٹ نقوش ثبت کرتے ہیں۔اس کی تحریر کردہ کتاب "سیاست نامہ" کو انتہائی شہرت حاصل ہوئی اور اس سے آج بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔اس کتاب کا ترجمہ یورپ کی مختلف زبانوں میں ہوچکا ہے۔

نظام الملک طوسی

سلجوقی سلطنت کا نامور وزیر

ولادت: 10 اپریل 1018ء

شہادت: 14 اکتوبر 1092ء

نظام الملک طوسی 10 اپریل 1018ء کو طوس کے قریب رد خان نامی دیہات میں پیدا ہوئے۔ان کے والد غزنوی بادشاہوں کے پاس بحیثیت ریونیو آفیسر ملازم تھے۔

نظام الملک طوسی سلجوقی سلطان جلال الدین ملک شاہ کے وزیر اعظم تھے۔ وہ نہایت دیندار، ذہین، اللہ تعالیٰ کے آگے ہمیشہ سربسجود اور حکومتی انتظامات کے اعلیٰ ترین ماہر تھے۔

انہوں نے حکومتی انتظامات پر ایک نہایت بیش قیمت کتاب ''سیاست نامہ'' کے نام سے ترتیب دی تھی، اس میں اچھی حکومت کرنے کے اعلیٰ طریقے اور حکمرانوں کو وہ تمام اعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جو ان کو عوام میں ہر دل عزیز کر دیں۔

اپنے اس سیاست نامہ میں نظام الملک طوسی نے کئی دلچسپ واقعات بیان کئے ہیں جو ایک طرح سے ہدایت ہیں۔ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے:

'' کہاوت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) نے اپنے والد حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالی عنہ) سے بوقتِ وفات دریافت

کیا کہ اب ان کی ملاقات ان سے کب اور کہاں ہو گی؟ حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا کہ اگلی دنیا میں تو حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) نے عرض کیا کہ وہ ان سے جلد ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر(رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا کہ وہ ان کو خواب میں اسی رات یا دوسری رات کو یا تیسری رات کو ملنے آئیں گے لیکن 12 سال تک حضرت عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) بیٹے کے خواب میں نہیں آئے اور جب 12 سال بعد آپ خواب میں تشریف لائے تو بیٹے نے شکایت کی کہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ تین راتوں کے اندر اندر تشریف لائیں گے لیکن یہ تو 12 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ بے حد مصروف تھے کیونکہ بغداد کے قرب میں ایک پل خستہ ہو گیا جو ان کے زمانہ میں تعمیر ہوا تھا اور ذمہ دار لوگوں نے اس کی مرمت نہیں کی تھی۔ ایک بکری کی اگلی ٹانگ ایک سوراخ میں پھنس کر ٹوٹ گئی تھی اور میں اس تمام عرصہ میں اس کی جواب دہی کرتا رہا ہوں۔"

اس واقعے کا اخلاقی پہلو سب پر عیاں ہو جانا چاہیئے خواہ کارندے ہوں یا حکمران، حقیقت یہ ہے کہ اس مملکت خداداد پاکستان میں ہر شخص اپنی

مرضی کا مالک ہے نہ کسی کا احتساب ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کو سزا دی جاتی ہے۔

نظام الملک طوسی کا ''سیاست نامہ'' سچائی، ایمانداری، قرآنی آیات، احادیث اور شریعت پر مبنی ہے۔یہ اس ہندو چانکیہ، جو چندر گپت موریہ کا وزیراعظم تھا، کی سیاسی اور سفارتی ہدایات سے بالکل مختلف ہے جو جھوٹ، بے ایمانی اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔

سیاست نامہ
مصنفہ خواجہ نظام الملک طوسی
مع متنِ فارسی
اردو ترجمہ
شاہ حسن عطا
ایم۔ اے علیگ
یہ کتاب عالمِ اسلام کے پہلے آئین ساز
وزیرِ اعظم نظام الملک طوسی کی مایۂ ناز
تصنیف ہے۔ نظام الملک طوسی صرف ایک
وزیرِ اعظم ہی نہ تھا، بلکہ ایک بلند پایہ مفکر،
ایک عدیم النظیر فلسفی، ایک فقید المثال مصنّف،
اور بالغ نظر سیاست دان بھی تھا، جس کی
صدیوں پہلے لکھی ہوئی یہ کتاب آج بھی
مشرق سے لے کر مغرب تک کے سیاست دانوں
کے لیے مشعلِ راہ ہے۔
یہ کتاب جہاں بانی اور جہاں بینی کا
نادر مرقّع ہے۔
ناشر
نفیس اکیڈمی
بلاسس اسٹریٹ —— کراچی

جس طرح ہارون الرشید کا دور برامکہ کے تذکرے کے بغیر نامکمل ہے اسی طرح سلجوقیوں کا عہد نظام الملک طوسی کے ذکر کے بغیر ادھورا ہے۔

نظام الملک کا اصل نام حسن بن علی اور لقب نظام الملک تھا۔وہ طوس کے ایک زمیندار علی کا بیٹا تھا۔408ھ میں پیدا ہوا اور بچپن سے ہی بہت ذہین اور کئی خوبیوں کا مالک تھا۔اپنی ذہانت سے انتہائی کم عمری میں کئی علوم پر عبور حاصل کیا۔سلجوقی عہد میں وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہوا۔

اس عہد کے تمام کارنامے نظام الملک کے تیس سالہ دور وزارت کے مرہون منت ہیں۔یہ عہد سلجوقیوں کا درخشاں عہد کہلاتا ہے۔الپ ارسلان جو کہ ایک مجاہدانہ صفت رکھنے والا بادشاہ تھا، نے اپنے کمسن بیٹے ملک شاہ کو نظام الملک کے سپرد کر دیا تا کہ وہ اس کی تربیت کرے اور عصری علوم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حکومت کرنے کے ڈھنگ بھی سکھائے۔انہی دنوں گرجستان کی مہم پیش آئی جس کیلئے فوج کو نظام الملک کی سربراہی میں بھیجا گیا۔گرجستان والوں نے ہتھیار پھینک دئے اور مسلم فوج کی شرائط پر صلح کر لی۔جارجیا کے بادشاہ بقراط کی بھتیجی ہیلینا جو کہ ایک حسین و

دلکش دوشیزہ تھی مگر راہبانہ زندگی گزار رہی تھی۔خواجہ حسن نظام الملک
اس سے شادی کرنے کا خواہش مند تھا مگر حالات کے برعکس اس شہزادی
ہیلینا کو الپ ارسلان سے نکاح کیلئے مخصوص کر لیا گیا اور شرائط میں اس
شرط کو بھی شامل کیا گیا جس پر عیسائی آبادی میں غم و غصہ پایا جانے لگا
جبکہ دوسری طرف گرجستان کے اعلیٰ و شاہی خاندان کے نوجوان بھی
شہزادی کے طالب تھے مگر اس کی راہبانہ زندگی کے پیش نظر اس سے
مدعا بیان نہ کر سکتے تھے۔شہزادی کوالپ ارسلان کے نکاح میں دے دیا
گیا۔کچھ عرصے بعد ایک گرجستانی شاعر جو کہ الپ ارسلان کے دربار میں
آیا ہوا تھا، نے ایک قصیدہ موزوں کر کے گوش گزارنے کی اجازت طلب
کی۔الپ ارسلان نے اجازت دے دی تو اس گرجستانی شاعر نے انتہائی
واہیات انداز میں شہزادی ہیلینا اور نظام الملک طوسی کی کردار کشی کی جس
کے بعد الپ ارسلان نے اس شرط پر شہزادی ہیلینا کو طلاق دے دی کہ
نظام الملک اس سے شادی کرے یا شہزادی گرجستان واپس چلی جائے مگر
شہزادی نے واپس جانے سے اس بنا پر انکار کیا کہ اب میری وہاں پہلے والی

عزت نہیں رہے گی اور یہ کہ وہ خود کو مسلمانوں میں محفوظ و مامون محسوس کرتی ہے لہذا اس نے نظام الملک سے شادی کر لی۔

سلجوقی سلطان الپ ارسلان نے نظام الملک کی صلاحیتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے وزارت کا منصب اس کے سپرد کر دیا۔اس نے الپ ارسلان کے عہد میں ایسے جوہر دکھائے کہ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی ہزاروں شمعیں روشن ہو گئیں۔اس نے ملک کو گوشے گوشے میں مدارس کا جال بچھا دیا اور سب سے بڑا اور اہم مدرسہ بغداد کا مدرسہ نظامیہ تھا جس کی تعمیر پر بے پناہ روپیہ صرف کیا گیا۔

اس کے علمی و ادبی کارناموں کی طویل فہرست کے ساتھ مذہبی اور دینی خدمات بھی بے شمار ہیں اور رفاہ عامہ کے کارنامے تاریخ پر انمٹ نقوش ثبت کرتے ہیں۔

اس کی تحریر کردہ کتاب "سیاست نامہ" کو انتہائی شہرت حاصل ہوئی اور اس سے آج بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔اس کتاب کا ترجمہ یورپ کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

عروج کی انتہائی بلندیوں تک پہنچنے کے بعد برامکہ کی طرح اس کی قسمت کا ستارہ بھی زوال میں آ گیا اور ملک شاہ اول نے اسے وزارت سے علیحدہ کر دیا۔زوال کے اسباب بھی برامکہ کے اسباب کی طرح تھے۔

بہرحال اس کے کارنامے سلجوقی حکومت کے لئے لاتعداد ہیں بلکہ اس درخشاں دور کی کامیابیاں سلجوقی سلاطین کے علاوہ اس کی مرہون منت بھی ہیں۔

وہ 1063ء تا 1072ء الپ ارسلان کے دور حکومت اور 1072ء تا 1092ء ملک شاہ اول کے دور حکومت میں وزارت کے عہدے پر فائز رہا۔

نظام الملک نے اپنی مشہور تصنیف "سیاست نامہ" میں سلطنت کو قانونی شکل دینے کے لئے ایک جدید نظریے کی بنیاد رکھی اور سلطان کو نئے معنی سے مدلل کرنے کی کوشش کی۔

مصنف نے سلطنت کی ابتدا اور سلطان کے معنی پر بحث کی ہے۔

علاوہ ازیں اس نے اپنے بیٹے ابو الفتح فخر الملک کے لئے ایک کتاب "دستور الوزراء" بھی تحریر کی۔نظام الملک 10 رمضان 485ھ بمطابق 14 اکتوبر 1092ء کو اصفہان سے بغداد جاتے ہوئے حسن بن صباح کے فدائین "حشاشین" کے ہاتھوں شہید ہوا۔

مؤرخوں کے مطابق ملک شاہ اول جو کہ خواجہ حسن نظام الملک کو خواجہ بزرگ اور پدر معنوی جیسے القاب سے نوازتا تھا اور خواجہ حسن کو خاص مقام حاصل تھا کہ وہ بادشاہ کے کمرہء خاص یا آرام کرنے کے کمرے میں بھی آمد و رفت رکھتے تھے۔چونکہ وہ ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے اور ان کو علوم خاص و عام میں رسوخ حاصل تھا۔

ملک شاہ اول کی شادی سلجوقی خاندان کی ایک خاتون جن کا نام زبیدہ خاتون تھا سے ہوئی اور ان کے بطن سے ملک شاہ اول کا سب سے بڑا بیٹا تولد ہوا۔ملک شاہ اول نے ایک شادی خانان قاراخانی یا قاراخانی شہزادی سے بھی کی تھی جس کا نام ترکان خاتون تھا۔

کہتے ہیں کہ ملک شاہ اول کے دو بڑے بیٹوں داوود اور احمد جن کا بالترتیب 1082ء اور 1088ء میں انتقال ہوا۔ان کے انتقال کے بعد ترکان خاتون اپنے بیٹے محمود جو کہ سب سے کم سن تھا کو ولی عہد نامزد کروانا چاہتی تھی جبکہ خواجہ حسن نظام الملک طوسی نے ترکان خاتون کی مخالفت کی اور زبیدہ خاتون کے بڑے بیٹے برکیارق کو ملک شاہ اول کا جانشین و ولی عہد نامزد کرنے پر اصرار کیا جس پر ترکان خاتون کی نظام الملک کے ساتھ سرد جنگ شروع ہو گئی اور اس نے اپنے معتمد خاص تاج الملک االمعروف بہ المزرزبان کے ساتھ جوڑ توڑ کر کے نظام المک کو ان کے عہدہء وزارت سے ہٹانے کی سازشیں شروع کیں مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔

خواجہ حسن نظام الملک کی وفات کے بارے میں متضاد آراء پائی جاتی ہیں۔ بہت سوں کا کہنا ہے کہ ایک دن ملک شاہ اول نے جو کہ پہلے ہی وزیر مملکت کے خلاف ہونے والی محلاتی سازشوں سے دلبرداشتہ ہو رہا تھا نظام الملک کو وزارت سے معزول کر دیا اور معزولی کا حکم سننے کے بعد نظام الملک واپس اپنی جاگیر یا بغداد جا رہے تھے۔

عروج کی انتہائی بلندیوں تک پہنچنے کے بعد برامکہ کی طرح اس کی قسمت کا ستارہ بھی زوال میں آگیا اور ملک شاہ اول نے اسے وزارت سے علاحدہ کر دیا۔زوال کے اسباب بھی برامکہ کے اسباب کی طرح تھے۔بہرحال اس کے کارنامے سلجوقی حکومت کے لیے لاتعداد ہیں بلکہ اس درخشاں دور کی کامیابیاں سلجوقی سلاطین کے علاوہ اس کی مرہون منت بھی ہیں۔

وہ 1063ء تا 1072ء الپ ارسلان کے دور حکومت اور 1072ء تا 1092ء ملک شاہ اول کے دور حکومت میں وزارت کے عہدے پر فائز رہا۔

بعض کہتے ہیں کہ وہ ملک شاہ اول کے حکم پر ضروری کام سے بغداد جا رہے تھے کہ اچانک ایک درویش نے ان سے داد رسی چاہی، شفیق و مہربان نظام الملک نے داد رسی کرنے کی خاطر اس درویش کو قریب بلایا مگر وہ درویش کے روپ میں قلعہ الموت کی طرف سے بھیجا گیا ایک فدائی

تھا اس کا وار خواجہ حسن نظام الملک کیلئے جان لیوا ثابت ہوا۔خواجہ حسن جانبر نہ ہو سکے اور خالق حقیقی سے جا ملے۔

ان کی وفات پر پورا عالم اسلام اور بالخصوص رے غمزدہ و اداس ہو گیا۔ نوحہ گروں نے نوحہ کیا اور مرثیہ لکھنے والوں نے مرثئے لکھے۔

بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ان دنوں شیعہ سنی مناظرے منعقد ہوا کرتے تھے جن میں ملک شاہ اول اور نظام الملک طوسی بھی بہ نفس نفیس شریک ہوتے تھے۔

خواجہ نظام الملک طوسی کا قتل بھی اسی سلسلے کی کڑی تھا اور جس دن ان پر حملہ ہوا اسی دن ملک شاہ اول کو بھی نشانہ بنایا گیا تھا مگر ملک شاہ اول پر حملہ کامیاب نہ ہو سکا۔

نظام الملک طوسی کی معاشرتی سماجی دینی اور مذہبی اصلاحات نے مسلمانوں کو بہت فائدے پہنچائے۔

نظام الملک نے اپنی مشہور تصنیف "سیاست نامہ" میں سلطنت کو قانونی شکل دینے کے لیے ایک جدید نظریے کی بنیاد رکھی اور سلطان کو نئے معنی

سے مدلل کرنے کی کوشش کی۔مصنف نے سلطنت کی ابتدا اور سلطان کے معنی پر بحث کی ہے۔

نظام الملک کا ایک اور بڑا کارنامہ ملک بھر میں خصوصاً سیاسی، انتظامی، حکومتی اور افواج میں جاسوسی و مخبری کے نظام کو رائج کر کے اسے جدید اور عصری خطوط پر آراستہ کرنا ہے۔

مشاہیر اس امر پر متفق ہیں کہ نظام الملک کے اسی نظام کے باعث حسن بن صباح کے زور کو توڑا جا سکا اور بعد ازاں اسے کوہ طالقان کی وادی میں واقع ناقابل شکست قلعے کو تباہ کر کے شکست دی گئی تھی۔نظام الملک طوسی نے ساری عمر خدمت اسلام اور فروغ تعلیم میں گزاری۔مشکلات کا سامنا کرتا رہا لیکن ہمت نہیں ہاری۔

تاریخ شیعیان اسماعیلی در ایران مرکزی

سه یار دبستانی

خواجه نظام الملک

حسن صباح

حکیم عمر خیام

اسے پہلا صدمہ اس وقت ہوا جب1091ء میں قرامطیوں نے المت کے قلعے اور شہر کو سلجوقیوں سے چھین لیا تھا۔اس واقعہ کے بعد وہ پوری توجہ اور یک سوئی سے حسن بن صباح کے خاتمے کے درپے ہوا، جس کے نتیجے میں حسن بن صباح قتل ہو گیا لیکن اس کے ایک اور پیروکار نے جو خود کو صوفی کہلواتا تھا، انتقاماً نظام الملک طوسی کو جب کہ وہ بغداد جانے کے لیے صحرائے سینا سے گزر رہا تھا 14 اکتوبر 1092ء کو شہید کر دیا اور یوں 74 سال کی عمر میں اسلامی دنیا کا یہ بلند قامت مصلح اللہ کو پیارا ہو گیا۔

نظامُ الملک طوسی کو قابل ترین ایشیائی منتظم کہا جاتا ہے

مقبره خواجه نظام الملک

مقبره خواجه نظام الملک